

الحسن والحسين سيدى شباب اهل الجنة

بیاض لونه جات جدید
موسوم بہ

سِل غم

و نام تاریخی

غم جگر سوز

مصنفہ اسم برخاتمہ المخلص ذاکرہ

بنت حکیم سید یوسف علی صاحب یوسف بلگرامی
والہیہ سید علی محمد صاحب رضوی ابراہیم آبادی ڈرائنگ ماسٹر
گورنمنٹ ہائی اسکول ہردوئی و تلمیذ جناب حکیم سید
تجمل حسین صاحب ظاہر رضوی بلگرامی عم خود سکنہ
قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی اودھ۔

باہتمام کیری داس سیٹھ پرنٹڈ

مطبع فشی نو لکھنؤ لکھنؤ میں چھپی

ویباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ الطَّيِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَمِّیْنٍ وَتَعْنَةِ السَّعْدِ عَلٰی
 اَعْمَارِہُمْ جَمِیْعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط۔ اَمَّا بَعْدُ بِیْچَہ دانی حقیرہ و عاجزہ المتخلص بہ ذاکرہ
 و غیر معظّم و محترم ذوالجود و الکرّم جناب حکیم سید دوست علی صاحب قبلہ رضوی بلگرامی مدظلہ العالی
 کمینہ جناب عمّ مکرم ذوالجود و الکرّم محمّد اَدَبِ ثَلَّتْ اَبْ تقدس انتساب عالم علوم حکمت کنجینہ
 کیاست و فرست اَلک اقلیم نصاحت و ملاعت یکہ تاز میدان سخوری رُحْمَا اَنْزَلْ
 عرفی و انوری قبلہ الکوین جناب حکیم سید تجلّ حسین صاحب قبلہ رضوی بلگرامی المتخلص بہ طاہر
 اداہم اللہ ظہم و زاد اللہ فضلہم عرض برداشتہ ہے کہ غم امام مظلوم کر بلا فیکر راہ خدا سید رسول افغان
 پسرفاتح بدروین جناب امام حسین علیہ سحیۃ و اللہ کا یا دولانا اور خود رونایا دوسروں کو رُلانا
 موافق حدیث من بنی علی الحسین و آلہ اوتیٰ کی فوہیت لہ الجنتہ باعث مغفرت و زاد راہ آخرت
 مومنین و مومنات ہے۔ پس بظہر انتساب ثواب جمیل و اجر جزیل بیاض ہذا المومنینہ سیل غم نام
 حار سخی عجم جگر سوز من تصنیف حقیرہ و عاجزہ ارباب علم فہم و خواہم ان قومی و دینی کے روبرو
 پیش کیجا ہے۔ اس عاجزہ کو کوئی دعویٰ سخندانہ حقیر۔ کہ میں نے نظر کیا ہے وہ بظہر نو
 ہے یا عیوب و غم شاعری سے میری یہ تاہیز تصنیف پاک و صاف ہے۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ فعل
 انسانی جملہ عیوب و نقائص سے پاک و صاف ہو بجز فعل ذات ایزدی عزاسمہ کہ حسین علی طرح کا
 سقم عائد ہی نہیں ہو سکتا جب انسان کے متعلق یہ ارشاد ہے کہ "الانسان مرف من الخطا و النسیان"
 تو بجز فعل انسانی کسی لغزش سے خالی ہی نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر کوئی نقص و سقم یا جن ہذا میں
 نظر ارباب فہم و نگہ دانان سخن کے نزدیک قابل گرفت ہو تو اسکی دامن عنایت سے عیب پوشی و لغزش
 طشت از یام نکرین۔ حرفت حصول ثواب کی غرض سے واقعات مصائب کہ بلا کو نظر کر دیا
 ہے انظر اسخندانہ مقصود نہیں۔ ردنا رُلانا منظور خود داخل ثواب ہونا اور دیگر مجاہدین
 علیہم السلام کو داخل ثواب کرنا مقصود۔ چھکو اس امر کا اظہار کرتے ہوئے نہایت درجہ افسوس
 ہے کہ مجموعہ ہذا میری حسب خواہش دلی تمکین کو نہ پہونچا اور اشتاعت بھی بہ دیر ہوئی جسکی
 وجہ یہ ہوئی کہ میری جھوٹی اہم تعظیم فاطمہ مرحومہ جو کہ چھکو از حد عزتہ اور میری دہشت گردانہ
 ذریعہ اور تقویت دل کا باعث نقصی و نقصا بتلائے عرض طلوعون جو کہ ہذا منظر ہے
 کو راہی گلشن جنت ہوئی۔ اَمَّا لَیْسَ وَاِلَآئِیْہِ رَاہِیْون۔ اس صدمہ چانکاہ سے میں نصحت مل

و دماغ و اختلاج قلب میں ایسی قبلا ہوئی کہ خیال نظم میں یو ما فیو ما ضعف ہوتا گیا حتیٰ کہ
 قوت باخیا رسید کہ بعد انتقال ہمشیرہ مرحومہ ایک مصلح بھی موزون نہ ہو سکا اور یہ مجموعہ
 بھی اوراق پریشان کی صورت میں بڑا تھا اور غداے گرم بنا ہوا تھا کہ ایک روز
 خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ مجموعہ کتاب کی صورت میں شائع ہو جائے تو مجھ عاصی کی کشش کا
 باعث ہو اور دیگر مومنین و مومنات بھی متشابہ ہوں۔ چنانچہ وہ اوراق پریشان جو کہ
 اب کتابی صورت میں تدرناظرین و خواہرانِ دینی و قومی کیے جاتے ہیں صرف قبلہ کوئین
 جناب والدہ ماجدہ صاحبہ قبلہ موصوفہ الصدر کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے ورنہ مجھ ایسی راگنہ خواہ
 سے ایسے امر کی تکمیل و اشاعت غیر ممکن تھی۔ میں اپنی قومی و دینی بہنوں و دیگر مومنین
 یا محکمین سے اس امر کی مستدعی ہوں کہ بعد ختم مجلس و ماتم مجھ عاجزہ کی ہمشیرہ مرحومہ کو
 سورۃ فاتحہ سے فراموش تقرائیں اور خود بھی ثواب اربین حاصل کریں۔ یہاں ہذا میں
 شہادت پیغمبر خدا شفیع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ اصلی البتہ علیہ وآلہ وسلم سے تاریخین
 جناب سید الشہداء مظلوم کر بلا علیہا سلام و شتم ماہ ربیع الاول نوہ جات مسلسل حتیٰ الامکان
 صحیح کیے گئے ہیں۔ آمید ہے کہ میری لائق دینی و قومی بہنوں کو نوہ خوانی میں اب کوئی وقت
 بوقت نوہ خوانی نہ ہوگی کیونکہ جن اوقات میں جن نوہ جات کی ضرورت لاحق رہتی ہے اور
 دیگر بیاضات میں ان کا اہتمام بد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ وہ سب بیاض ہذا میں موجود ہیں
 اور ان کے تسلسل کا اہتمام خاص طور پر بد نظر رکھا گیا ہے۔ آخر میں یہ عاجزہ دست بستہ
 اس امر کی متمس ہے کہ بعد ختم مجلس و ماتم میری لائق قومی و دینی بہنیں اس عاجزہ کو
 بھی دعائے خیر سے فراموش تقرما وین گی۔ اِنَّ الشَّالَا لَیُطِیْعُ اَمْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ فقط۔

رقیبہ خاکسارہ و عاجزہ ذاکرہ
 اختر حکیم سید یوسف علی صاحب قبلہ بنوی
 ایک لکھی ساکنی محلہ گنٹھہ قصبہ بلگرام
 (ضلع ہردوئی)۔

مورخہ ۱۸۔ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ
 مطابق ۲۸۔ جولائی ۱۹۳۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 نور چا آج شرب بن گھگھ کر گئے ہائے رعلت پیچہ
 آسمان وزین کو بج لڑہ بین ملک کر رہا دس کے نوہ
 غلہ بین آج برپا ہے خوش کر گئے ہائے رعلت پیچہ
 بنت احمد کے بین بین ہرم لاش کے ہو صدق پیچہ
 گئی کیوں نہ پہلے یہ مضطر کر گئے ہائے رعلت پیچہ
 بابا خطیب بین کو سدھارے اب جیون گلین کیلے سہائے
 زنگی شان پہ جھکودم بھر کر گئے ہائے رعلت پیچہ
 غش بین کس سنٹ لاش پیچہ پور رہا بین پیچہ لکھو
 کون چھانی لگا سہ بکار کر گئے ہائے رعلت پیچہ

کون پاس پنجہ نکو بلائے اور زانو پہ اپنے بھجائے
 کوہ علم کر پڑا آج ہم پر کر گئے ہائے رعلت پیچہ
 داکرہ اب تو خاموش ہو جا چکا لکھیں کل غم پیچہ
 مومنین در پہ بین یہ لکھ کر گئے ہائے رعلت پیچہ
 نور
 نہ آنے کما لاش مٹو پہ یہ رو کر اسے بابا پیچہ
 تم گئے زندہ رہی روئے کو یہ دختر اسے بابا پیچہ
 مہربا ادا خطبہ کو اب کون کرے گا فرماے بابا
 شیریں امین وحی نہ لائیں گے کسی پر اسے بابا پیچہ

زمین کا نبی ہلا عرش منظم ذکرہ اُسرہ
کہا زہرا نے جب رو کر مرے بابا مرے بابا

نوحہ

زینب نے کہا کہ گینا تو بن گیا فریاد ہو یا زینب
صحت کھینک کر دنیا میں کبھی حین بیا تہستے رلایا
چھٹا ہو جا کر دیکھ کے کلنوم کی حالت اے وائے مصیبت
اس سن میں جہنم داغ یا مکا ملا ہو میری رضا ہے
اب گوں میں پیار جھاتی سے لگائے پاس اپنے بچا
ناما سے چھٹی ان نے بھی کی خلق سے رحمت فریاد ہو یا زینب
کیا شہر و شیر پاکئی یہ مصیبت فریاد ہے یارب
تار نہیں تھتا جو نہ کم ہوتی تو رفت فریاد ہو یا زینب
کچھ جرجخ کا شکوہ جو نہ قسمت کی سنگد فریاد ہو یا زینب
ہر لہ گئی ان کے یہ اُلفت یہ محبت فریاد ہے یارب

کیا شرح ہو لے ذکرہ اس فرم کی زینب کے الم کی
لب پر تھے ہی بین ہی ذکر و کایت فریاد ہے یارب

نوحہ

روئے لائے زینب بکری مجھ کو آنا گئے سے لگا لو
تیند کیسی ہو کچھ منہ سے بولی تھی تو ان کے کھینک کھو لو
کون سینے سے بٹک لگائے پیار یاں اپنے بٹھا دئے
ہر طرف ایک ہر گری ہو نام کلنوم غش جہنم میں رہی تیا
اپنے بابا کو رہا بھی پہلے ان کے کس تہمیں تھیں وہاں
جائے تھیں یہ لڑیں میں دیکھ اپنے بابا کے غم میں
کیوں ہوا غم میں میری تیار مجھ کو آنا گئے سے لگا لو
ضعف ہو جاؤ غش تم پر طاری مجھ کو آنا گئے سے لگا لو
وہیں کس سے اب ہناری مجھ کو آنا گئے سے لگا لو
اب یہ واسکے ہر دم یہ جاری مجھ کو آنا گئے سے لگا لو
تیند کیسی ہو اس دم تمھاری مجھ کو آنا گئے سے لگا لو
دیر سے میں بنگاتی ہوں تیری مجھ کو آنا گئے سے لگا لو

زینب نے کہا کہ لکھون کیا ذکرہ کہہ رہی تھی وہ دیکھیا
کس طرف جاؤں میں غم کی مار لیا مجھ کو آنا گئے سے لگا لو

نوح

<p>جنت میں گئیں آپ بہن چھوڑ کے کس بڑے بنت پیغمبر اس عمر میں یہ کوہ الم کو تار و پیر اسے بنت پیغمبر رنج و غم و تکلیف کا دردا ہوتا ہے پیر اسے بنت پیغمبر بتیا بہن سینے سے لگا لہجے اٹھ کرے بنت پیغمبر اور آپ تسلی انھیں دیتی نہیں اٹھ کرے بنت پیغمبر سچی بہن نیت و کلمہ ہمہ اکراے بنت پیغمبر</p>	<p>حسین جان کرتے تھے یوں لاش کا بڑے بنت پیغمبر اب لے گا جبر کوئی تار می خود شام اور دیو کا آرام سب احساں آرام گیا آپ کے ہر اولے اور ذبحا - نشد و راٹھکے تسلی بہن دیکھے اور پیرا بھی کیجے خش آبہ کلمہ کو ذریعہ کلمہ سرے والے مقدار اب پیاسے پاس اپنے بہن کوں بلا گئے سے لگا</p>
--	--

خدمت کے لیے پاس بہن کو مری رکھنا پیغمبر کا مقدار
ہے ڈاکرہ کی عرض ہی آپ سے رو کرے بنت پیغمبر

نوح

<p>اب تیا ہی اسے گھر پر آئی ابین مجھ نے حیدر کو مارا بھجھو دیتا نہیں کچھ دکھائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا خون کی مسجد میں ہی بسائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا کیسی صبح انیسویں شب کی ابین مجھ نے حیدر کو مارا جلو مسجد میں اب جلد بھائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا ہر طرف اٹو داسی بھجھائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا</p>	<p>بولی زینب خدائی دہائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا تھے سدا سے ابھی تو وہ گھر سے خون چھوٹا لگے سے نہم گرا لگایا جو سر پہنکی صحت یقین ہو یہ کیونکر کیسی سنا تھے گھر سے سدا کفر سے نہ تریف کا بھڑ پیغمبر کو درد و باری یہ تیج پہ ہو جائے داری ہو گیا ہائے ویران مرا گھرا ورسنان محراب میں</p>
--	---

ڈاکرہ شتر ہوتا تھا بربار کے کسی تھی جب بنت نہرا
ہے خداوندی کی دہائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا

نوشہ
عالم بین تمام ہے کہ پادشاہ خسرو زخمی ہوئے خیدر
کعبہ کا ستون گر گیا مسجد کی زمین پر زخمی ہوئے خیدر
آئی ہزاران باغ اراست میں عزیز منجھڑ گئے وہو
اس غم میں ہوئی بیت و کھنوم تلخے سوز زخمی ہوئے خیدر
ایسویں بھی باہر بار بھی لڑی تھا ادا و فیت حق تھا
قبول نہ دی، خدا عرض بین پر زخمی ہوئے خیدر
وہ زخم گہرا نہ ہو پھر یہ کہ زخمی ہوئے خیدر
موت پر تیرے تیرے پیر یہ کہ زخمی ہوئے خیدر
دینے میں اپنی یہ کھڑے اہل مینہ سہیپ کے اپنا
مارا گیا احمد کا وحی خاصہ داد زخمی ہوئے خیدر

کے ہیں تھیں مٹی خاک اڑا کر زخمی ہوئے حیدر
 ہوا رسم آلودہ چلی قرق علی پر زخمی ہوئے حیدر
 خاموش ہو کیوں مجلس شائستہ میں یہ باہون فقائین
 تبا بھی نہیں اور نہ ہے سایہ مادر زخمی ہوئے حیدر
 حنین کا باقی نہ رہا کوئی بھی والی گھر ہو گیا فال
 کرتے ہیں جو انور سے شائستہ کیون شش پر آئے

ہون لاشیں پیر پر کہا کلمہ نم سے رو کر
 قانون میں دیکھ کے قریب آپ کو پایا
 کھڑی ہون میں دیکھنے سے لگا کر
 نہیں تھے دیکھنے سے لگا کر
 عزیز کا عجیب حال ہوا آپ کے
 زینت کے لئے ہیں اسے ساقی کو پایا
 شہر کے شہر میں کیا آپ کے
 ارشاد دیکھ کر آپ کے
 مسکے گی بھونٹنے سے آپ کے
 اور عجیب بھی مجھے ادا کیا گیا

تھے آپ میں بی بیوں کی خبریں
 اب اب میں بی بیوں کو پہنچا کر
 سہ سے لگا کر آپ میں
 ہون میں دیکھنے سے لگا کر
 عزیز کا عجیب حال ہوا آپ کے
 زینت کے لئے ہیں اسے ساقی کو پایا
 شہر کے شہر میں کیا آپ کے
 ارشاد دیکھ کر آپ کے
 مسکے گی بھونٹنے سے آپ کے
 اور عجیب بھی مجھے ادا کیا گیا

بنوں کو چھوڑا سا تو اسے بھائی دیجیے
 کہہ کر تیرپ رہی ہیں وہ مضطرب و اب دو
 دشمنوں کے سطر سے ہیں لاشے کو آپ کے
 اعدا میں کرتے ظلم سر امر جواب دو
 لاشے سے جب جواب نہ کچھ پایا ذکر ہ
 غش کر کے سچین یہ کہہ کر جواب دو

نوحہ

مقامی جہان حسن سے ہوا و امصیبا
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جفا و امصیبا

خاتم تیرپ تیرپ کے بچا کرتے ہیں بیان
 سب پیر کا سر سے اٹھا و امصیبا
 چوہ حسن کی کتنی چھوٹی بیٹا کر
 والی نہ میرے سر پر ہوا و امصیبا
 سر بیٹا کر یہ کتنی چھوٹی بیٹا کر
 بھائی مر اشد ہوا و امصیبا
 قہر پر رو کے کتنے ہیں بھائی کی لاش پر
 کوئی بڑا نہ سر پر ہوا و امصیبا
 کیونکر کروں میں قبر مجھ کے پاس دفن
 اعدا سے ہے فنا دیا و امصیبا

بہشت پرستوں کی پوچھا فرار کا
مضبوط

نو حوا
 مسلم نے کہا بادشاہ کو خبر کہ مسلم کے بارے
 میں یہودیوں نے کسی شکار اور کائنات میں
 کتنا کہلے آئے اسے کوٹھے کے اندر مسلم کے بارے
 میں قلم سٹلے سبط بنی کے ولین کے بارے
 میں کہ کہتے ہیں کہ سبط بنی کے بارے
 میں کہتے ہیں کہ سبط بنی کے بارے

[illegible]

نو

کے ہیں ہی و غیر مسلم نے شایاں چاہے مرے پایا
 اب زینت ہو کیونکہ کہ اٹھا آپ کا سایہ چاہے مرے پایا
 کس طرح تو بیچ آری اب جان کو کھو دن کو کھو دن سے دھوون
 اس گنہگار نے اپنے وفا دانے مقدور جان بلا کر
 کی کو فیون نے اپنے وفا دانے مقدور جان بلا کر
 کس طرح لانا لاش کو کہ ٹھکے سے لایا ہے چاہے مرے پایا
 کس طرح تشوفا ہو گئے سر اٹھائی کر اسے تاب نہ ہو
 لاشہ یہ تھا را تجھے قسمت نے دکھایا ہے چاہے مرے پایا
 صدے لگی ہو آپ کے ہمراہ گئے تھے دو آپ کے پہلے
 ان لادلوں کو آپ نے کجا چھپایا ہے چاہے مرے پایا

ان کو مری سبط جانی نے دیا بسا در داو در پنا
 اور حضرت زینب نے عطار زہرا زنجبیاں چاہے مرے پایا
 سب کی بیوہ بنی و اگر ہا بیا ہوا ہم کا خفا عالم
 تب پیٹ کے سر و قدم مسلم نے نکالیا ہے چاہے مرے پایا

و

عارف سے ہی کہتے تھے مسلم کے دل جان
 ظالم تر سے گھر ہم ہوئے ہیں ان کے کمان
 خفا غا اب بین بابا کو جو ہم دونوں نے دیکھا
 میں سوتے سے ہم جاگ رہے ہوئے ہیں بیان

یہ کہ ظالم نے ظالم کہ ہیں بن باپ کے ہم لوگ
 کوئی نہیں اتنا جو بچائے ہیں اس آن -
 کیون ذور سے ہے پھینچتا زلفوں کو چاری
 کہ رم کہ معصوم ہیں اور ہونے ہیں تالان
 کھانے گئے بچائے کہ نہیں والیڈیشان
 کون آئے بچائے ہو تو ار نو ہم کو
 ڈرو آتا ہے دکھلا کے ہونے ہیں پریشان
 اس واسطے ہم اور بھی ہونے ہیں پریشان
 اگر زور کا ہے طالب زمین تو بیچ لے چکو
 کجاہین گئے ہم اور تر ہونے گا احسان

ہیں ذور سے رضا رون پر بارے ہو طغیانی
 دوا یو فودوس بیجا اور ملتی ہے
 یہ داکرہ تو آپ کی ہمدل سے شفا خان

توضیح

خاک آرا و غزاد اور مسکین چاندیم کا ہے نکلا خاک
 ہونے عین و حلو بھی بجا جان و مرگ کے دونوں جان
 ہلے جاہین کے مبدائین کہ چاندیم کا ہے نکلا خاک

بن کے تعلق اور سرور نہ ہو جائے گا مشک لیکر
 قتل اسکو کرے گا سبک جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 قتل کے تعلق میں تو نہ ایک شب کی بیگنی یہ وہ
 اسکو ادا چاہیں گے درد جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 ہو گا ظلم و ستم کے اسکو جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 ہو گا گدے گا گدے کے اسکو جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 مصطفیٰ کے پیچھے گئے درد کو سبک جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 ہو گا اس میں غم بن قید رکھے سب جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر

اسکو جانیں گے غم کیوں کو ادا ہو گا بال شوق کا لا شوق
 قتل اسکو کرے گا سبک جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 قتل کے تعلق میں تو نہ ایک شب کی بیگنی یہ وہ
 اسکو ادا چاہیں گے درد جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 ہو گا ظلم و ستم کے اسکو جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 ہو گا گدے گا گدے کے اسکو جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 مصطفیٰ کے پیچھے گئے درد کو سبک جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر
 ہو گا اس میں غم بن قید رکھے سب جاؤ غم کا ہے نکلا فلک پر

نو حاشیہ

خط میں لکھا صفرائے شہنشاہ زمین کو
اب آپ اپنے اس قبضہ دین جلد وطن کو
آگے کر کے لکھا خط بھی نہ پجاری
وان جانے کہ قاسم کی دیان ہو گئی شادی
مختاری ہون کہ قاسم کی دیان ہو گئی شادی
نہیں مبارک کرے حق دو طہا بھون کو
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی

مختاری ہون کہ قاسم کی دیان ہو گئی شادی
نہیں مبارک کرے حق دو طہا بھون کو
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی

اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی
اب آپ نے لکھا جلد آئیے بھائی

بستر بھی اٹھنے کی نیند بچھے طاؤز پر حال
 ایلین نیند غم کھائی اول کھاتا بچھے غم جلد آئے بابا
 بھٹیا علی اکبر نے مریا بھٹیا کی صورت دیکھائی
 عباس چچا جان سے بھی پیار کیا کم جلد آئے بابا
 بسین دم نزع پڑھائے گا بچھے کون اکبر نیند
 دقاہم دینیاں بہن دے پوئے کم جلد آئے بابا
 سنتی ہوں صدا و سننے کی اکثرین جی کی یاد بچھے بابا
 اوقت اسی سوچ میں گھٹا ہے مرادم جلد آئے بابا
 امید بچھے زیت کی اپنی نیند اصلاح پر لکھتی ہوں فنا
 و عجیل آئے بن کہ ہفت بہت کم جلد آئے بابا

بابین نیند زیت سے اپنی نیند ال صحت ہے بابا
 اے واکرہ صغیر نے کیا قسم جو نور آفرین دیکھا
 جانب درخشم مقامی مرادم جلد آئے بابا

نوح

فرمانے تھے شاہِ بدامان میرا مر گیا
 غمخوار میرا مر گیا مہمان میرا مر گیا
 لے جے جلاوے مسجین ایسا نوح ظالم کہین
 کہے جو سر تن سے جدا مہمان میرا مر گیا

کہو نہیں کیا کچھ غیر اسدم سے نور نظر
 ظالم جو پہلے پڑھا مہمان میرا گیا
 کچھ عجالت سے بڑی طرح سے ہنساٹ لکھ دی
 بیانی ذاک نظر ملا مہمان میرا گیا
 طاقت نہیں باؤں میں اب جائے کہہ تو شرب
 کرتا ہوا شور و بجا مہمان میرا گیا
 جہنم میں بھی اسے ڈاکرہ اسدم میں کر لیا
 کہتے تھے شاہ بہا مہمان میرا گیا

خوار

شاہ کہتے تھے نفس میں دو کمرے غنیمت اور دلاور
 کو بیون نے کیا جھکوا ہے سر میرے غنیمت اور دلاور
 بسے ایک قہوا میرا مہمان میرے غنیمت اور دلاور
 کھانا نہ پانی بھی جھکوا نہیں میرے غنیمت اور دلاور
 بیون سے تیرا بدن سید پر میرے غنیمت اور دلاور
 جہنم میں بھی سید پر میرے غنیمت اور دلاور
 شاق جہ جھکوا تیری عبد اللہ کی کون حالت غنیمت اور دلاور
 ایسے لون گامین جنت میں اگر میرے غنیمت اور دلاور
 تو نے میرے نقل میں ارا بھکوا کہو نہ تو تیرا گوارا
 کہو کہو روئے میں آں میرے میرے غنیمت اور دلاور

کس کا تو نے صدرا ٹھکانا پھیلانی جوانی نہ پایا
 پیرس کا تو نے جام کو تو میرے غنوار حرد لاور
 دین گئے نانا پھلے ارم اسے کیوں کرتا نام
 داکر شاہ کتنے شے ارم اسے غوار تر دلاور
 جھک جھک سب کو داکر شکر بے غوار تر دلاور

نوحہ

فرمانی تھیں یہ خواہر شہر یصم لے عون و محو
 ان تھیں ہی لاشوں پر قصدت ہو یہ عون و محو
 کس سوسے ہوا اس پاک پھلکرن سدا روا جان کو دارو
 نہا بین کھڑے زخمین سدا روا و عالم لے عون و محو

مشکل بنی انگلے یون کی اجات سرور سے بہشت
 کچھ میں نہیں چلتا ارا میں کیا کروں اسم لے عون و محو
 کچھ مان سے تو احوال کورن کچھ جان میں نہیں قران
 کچھ پیکلے کچھ غصے غصے پانچم اسے عون و محو
 میں شاد ہوئی تم جو ہوئے امون پانچم اسے عون و محو
 واری گئی لود و دودھ بھی بخشا تھیں اسم لے عون و محو
 مانو کو تھلے نہیں اس عاقبت رقا رہنا ہوا دارو
 عباس کسے کسے ہو گئی بہ عون اسے عون و محو
 لے وار کہ کتنی ہی زینہ لگیہ باجالت تقیم
 زندہ رہی میں کہنے کو ان لاشوں پہ اٹلے عون و محو

[illegible]

میں نے خط لکھا ہے

۳
 کھانے سے بچنے کے لئے
 طاقت بنوینا
 اے ڈاکٹر! پوچھنے کو
 میں نے لاشوں کے
 بچنے کے لئے لاشوں
 میں نے لاشوں کے
 بچنے کے لئے لاشوں

سون آلود
 فوج
 سب
 فوج نے تھے لاشوں پر ہی سیدھا بیٹھا ہے۔ اے عین و عین
 غم و خون کے خلد کو چھوڑا مجھے کس لیے سخت پریشان
 اسدم نہیں یا موتی خبر کو مہجان خون سخت پریشان
 اسرت سے لکھیں ہوئے شب ظلم کا شمار اے عین و عین

ابرہہ چلو میرا کھڑا کر کے پادری راج دلارو
 نیمین بلانی تین تھیں زینب فطر اسے عوں و
 حضرت کی شدت تھیں پانچ بیٹاری تباہ داری
 خاموش ہو کیوں ہو کچھ از بہر پیر اسے عوں و
 ہتھیار لگائے ہیں کھڑے قاسم خواہرا کبر تر و
 والہ زینب چنے کے اب قاسم اکبر اسے عوں و
 اس دارا کو ختم کے دن بھول نہ جا بارون سے بچانا
 اور غلام نہ جا دینا اسے بہر پیر اسے عوں و

نوح علیہ السلام

لاشون پر زینب بکری میرے عوں و نیمین داری
 آئین قتل سے لاشین بخاری میرے عوں و نیمین داری
 کیوں اوفاتوں چکرتا ہوں صلیان کو اب در لاء
 کب سے کرتی ہوئیں آہ و زاری میرے عوں و نیمین داری
 بہر پیر اسے عوں و نیمین داری
 گنجی جان بہر پیر اسے عوں و نیمین داری
 پیر کے ہیں موت پر اسم ہیں گے زینب شاہ و دو عالم
 کیا کرے بلو وار بخاری میرے عوں و نیمین داری
 پیر سے میں جگاتی ہوں کیوں نہیں ملتے ان سے بلو
 زینب عبادت کش تم چاری میرے عوں و نیمین داری

کلیکے شہید مقتل میں جاؤ اور اعدا کو جا کر ہٹاؤ
اؤنٹینیا جاؤ اور حقاری میرے عون و مؤمنین داری
و اگرہے غم و تامل یا پادوسے کہتی تھی جب نبی زہرا
خداوند جان و جان کی داری میرے عون و مؤمنین داری

١٢٠

وختِ حیات کے سرِ کج پکاری بنے قائم
اس لاش پہ جو نین واری بنے قائم
مٹی نہ کھڑی لاشِ بزاری بنے قائم

ہر جو بیدار گھوڑوں کی پاؤں سے
 چوڑی لاش تھاری بنے قاسم
 کیاں پھینکی گدین عریان ہوا
 پین جا بھی ہے چاری بنے قاسم
 کھنکھان کھنکھان کھنکھان
 سرور دہلی کین کاری بنے قاسم
 گئی بچھی کین کین کین
 کیا لگے ہے ناشاد بہان
 سوئے کہ تم میں ماری بنے قاسم
 زندہ رہی مان دردی مجھے جلد بیا
 گئی تم پاس مجھے جلد بیا
 مرنے سے برون ابھی ماری بنے قاسم
 اسبابت سے

کیون مندی کا تم نیک نہیں دیتے ہو داری
 سال ہے علیگڑھ نظاری بنے قاسم
 دیکھو نوزد حال تم اب پورہ دیکھن کا
 سر پٹی ہے شاہ کی پاری بنے قاسم
 شامین دو تم اٹھ کے دیکھن کو گئی داری
 اسے لے لگی غش اس ہے طاری بنے قاسم
 اسے ڈاکرہ کو دشت شتر سے بجاتا
 دل سے وہ مداح نظاری بنے قاسم

نور

کتنی تھی قاسم کی مان اٹھو میرے نوجوان
 کتنی ہے چپ خیمین مان اٹھو میرے نوجوان
 کتنی ہے کسی پیر لال اٹھو میرے نوجوان
 کتنی ہے ہر قوم پران بان اٹھو میرے نوجوان
 کتنی ہے لاشہ زردل ہے میرے نوجوان
 کتنی ہے کب سے فغان اٹھو میرے نوجوان
 کتنی ہے کھڑی اسی بھیت پڑی
 کتنی ہے کھڑی بیان اٹھو میرے نوجوان
 کتنی ہے ہو یا تھو چھوڑنے ہو میرے نوجوان
 کتنی ہے نہان اٹھو میرے نوجوان

اے مے سے جگر چہ چکار دل کو نہیں چہ قرار
 اے مے آرام جان اٹھو میرے نوجوان
 چہ چہ چہ چہ خستہ جان اٹھو میرے نوجوان
 پانی نہ تنکو ملا مان کا نہ کچھ بس چلا
 اے مے تشنہ درمان اٹھو میرے نوجوان
 قاسم مصطر کی مان اٹھو میرے نوجوان

نوحید

اے مے مقل میں کبر پکاری میرے صاحب خفا سے میں داری
 لپٹے آئی اوت میں غم کی ماری میرے صاحب خفا سے میں داری
 تم تو سوتے ہو سو کو کٹے شے تنکو ملا مان کا نہ کچھ بس چلا
 اے مے تشنہ درمان اٹھو میرے نوجوان
 قاسم مصطر کی مان اٹھو میرے نوجوان
 اے مے تشنہ درمان اٹھو میرے نوجوان
 قاسم مصطر کی مان اٹھو میرے نوجوان

نوحہ

کنتی کبریا مقول میں آئی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 کھو شاد دیا نہ بد اس آئی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 جاتی بیٹی ہے ہے پڑے ہو خاک نور میں اسوہ ہے ہو
 مشکل صاحب پیسی بنائی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 کوئی وارث ہے باقی نہ سہ پہر کوا اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 کیا کہ نہیں فلک کی ستار آئی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 تم تو سوتے ہو سر کو کٹائے رشتے ٹھیکو در سے لگائے
 پشت زخمی دکھانے ہوں آئی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 پیچی تہمت کا میری لکھا تھا بندھ گیا اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 اب میں بندھے گی کلائی اٹھو دوطا دھن لئے آئی

بجلی پڑی گئی لاشے جو گن کر ملا کی بندگی برادری
 کالی کنتی جہین نے رنگائی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 جبے میں میں جاؤ گی صاحب گوں گئی پٹے مجھے سب
 واکرہ روکے کنتی کبر آئی اٹھو دوطا دھن لئے آئی
 جھکو دیا نہیں کچھ دکھائی اٹھو دوطا دھن لئے آئی

نوحہ

جہاں کے لاشے پکائے شہر بار اسے بھائی عہدار
 تم گئے زندہ ہا میں کیس میں ناچار اسے بھائی عہدار

منہ سے نکھائے ہوا میں بیکس متناجرت کی ہے یہ جا
 آمنت سے ہی ٹوٹ پڑا شکر کفار اسے بھائی عہدار
 کہہ سے میں کھڑا رہتا ہوں لاشے پہ نکھائے ہے ہمہ گیر
 کیوں بولتے بھائی سے نہیں اے میرے غنوار اسے بھائی عہدار
 اسے موت دل باخت جان طاقت بازولے شیخ و شیخو
 منہ سے ترسے مجھ کو نہیں زندگی درکار اسے بھائی عہدار
 گھر آئی تہہ بہت سے اب فوج شکر اسے میرے دلدار
 اس وقت میں بھائی کا نہیں کوئی بھی غنوار اسے بھائی عہدار
 کہتے ہیں کہ بابا مجھے تم زکی رضا دو عہد سے ملا دو
 ہر شکل میں ہی ہونے ہیں منہ پہ تیار اسے بھائی عہدار

کہتے تھے جی ڈاکر ہ شد لاش پر اسم با صد الم وغیر
 منہ سے نکھائے نہیں اب طاقت قتالے بھائی عہدار
 نو
 عاشق کہتے تھے رو کہ میرے غنوار عہدار
 افسوس کہ پانی کے لیے نہ رہ جا کر عہدار
 شانون پہ ترسے چل گئی تھوڑے عہدار
 اب ہو گیا میں بیکس و تاجار عہدار

نہی بلکہ محبت و محبت مجھے مری جان
اعدائے بن جوین چھوڑ کے کیونکر گئے بجائی
نہی شہی بجائی و اگر کہ نہ لاش کے اوپر
نہی مری کر ہو گئی نہ مرا گئے بجائی

نوح

وینے اعدائے کشتے مری چھوڑ کر لاش تباہ و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و

وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و
وینے اعدائے کوئی بچہ مری سے نظر سے ملا و

قا صد کھڑا ہے پورھی صفرا کامیاب لال
 کوئی تھی روئے بان کے کیونکر جواب دو
 اچھویر لال اسے نہ اور جواب دو

نوح

باؤ کتنی نفی منک مین و کر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 باؤ کتنی نظیران مین مگر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 متصل میرا دل جا اچھلتا ہے کیونکر کوئی ہے
 جی پورن مین اس دم مفرا میرا اکبر کہ چھی لگی ہے

گشت گشت شاد مین کی لکائی میری کوکھ اڑتی مہجہ ہوا کی
 کھجکھچھین لے نہ چھین کینو کر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 کوہم کر پڑا شاہ مین پر کھجکھچھین لے نہ چھین کینو کر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 فوش مین سوختن مین باورلی ہو پاپا نہ کھجکھچھین لے نہ چھین کینو کر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 خجے سے اب کتنی ہون باورلی ہو پاپا نہ کھجکھچھین لے نہ چھین کینو کر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 اب تو قابو نہیں ہے دل پورس اکبر کہ چھی لگی ہے
 وا کر ہا مین باورلی ہو پاپا نہ کھجکھچھین لے نہ چھین کینو کر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے
 دل تڑپتا ہے مین لے کیونکر میرا اکبر کہ چھی لگی ہے

نور

رو کر کہا باؤنٹے کہ پیارے علی اکبر
 زندہ تھی یہ مان تیرے سہارے علی اکبر
 اندھیم جہ آنکھوں سے نہیں دیا دکھائی
 مان زندہ ہوئی گورنارے علی اکبر
 صبر تھی بھی دل میں ترا پیادہ کین ہے
 صبرت تھی رے ارمان ہمارے علی اکبر
 دل میں رہے ارمان ہمارے علی اکبر
 صد جیت کہ تم کو نہ ملا پانی کا قطرہ
 سوئے فردوس سدھارے علی اکبر
 نین بصرات دہی ملے سے تیرے
 آنکھوں کے تارے علی اکبر
 اسے نور نظر آنکھوں کے تارے علی اکبر

میدان سے جو اب تک نہیں آئے ہو مریجان
 صغیر کے سدھارے علی اکبر
 کی کیا لہجہ کو صغیر کے شہید
 مرنے سے تھارے علی اکبر
 زندہ ہوا بابا پتھارے علی اکبر
 اب واکرہ کو ہندسے بواؤ خدا را
 دل سے بچا یہ قربان تھارے علی اکبر

نور

بہنوئے کہ تم تو سولے غلام سدھارے علی اکبر
 اب کچھ بچائے علی اکبر

۱۰۰ غنچ دل میں یہ حسرت کہ تریا یہ جان رو دھانا بون
 ۱۰۱ افسوس لئے خاک میں امان سے سائے پیائے علی اکبر
 ۱۰۲ مقل سے غم غمچے میں لئے موسے دبیر صد وہون تم پر
 ۱۰۳ کیا پیائے کو صفر کے تملے لعل سدھائے پیائے علی اکبر
 ۱۰۴ گھبراہٹ میں نیسج الیکڑے جانی لئے بوقت ثانی
 ۱۰۵ غمچے میں ہو گئی مان گوار کرنے سے پیائے علی اکبر
 ۱۰۶ آنکھوں سے نظر کچھ نہیں کیا تجھے مع گھبراہٹ اب ہم
 ۱۰۷ زندہ بھی بیان کو کھ علی میرے سہائے پیائے علی اکبر
 ۱۰۸ بان نہی میں جانی غمچین چھوڑ کے پٹیا کچھ میں نہیں جلتا
 ۱۰۹ فانی کے حوالے کیا لائے کو تھا سے پیائے علی اکبر

۱۱۰ اب ذاکرہ کو بند سے بلواو بجلت کھنچی چھو
 ۱۱۱ آنکھوں سے زیارت کرے روئے کی تھا کے پیائے علی اکبر

نوحہ

۱۱۲ لاش پسپو کئے غمچے سرور جو اب دو
 ۱۱۳ صد نے پیر رہا اے علی اکبر جو اب دو
 ۱۱۴ کب سے پکارتا ہوں میں حکو با مضطرب
 ۱۱۵ کیوں بولتے نہیں مرے دبیر جو اب دو
 ۱۱۶ ناشاد نامراد کون یا جو اندر گ
 ۱۱۷ کس طرح سے پکارے یہ مضطرب جو اب دو

آیا ہوا وطن سے ہے صفرا کا نام نہ یہ
 خط کا بہن کے اے علی اکبر جواب دو
 تنہا پسر زمانہ سے اٹھ جائے میں جیون
 کہتا ہوا بھڑون یہ مکہ رہ جواب دو
 دیوار ہی پر منظر ہے کھڑی مان جگر فگار
 خفیہ میں لے جیون ٹھین کیونکہ جواب دو
 کہیں میں سر کو پیٹ رہی ہے سکیں نہ
 کچھ جیون کس طرح آئے دلبر جواب دو
 اس کے لئے تھے اے واکرہ صلیں
 اس کے لئے جو سب سے بڑا جواب دو

نوح

کہا بانو نے رو رو کر علی اکبر علی اکبر
 کہاں ڈھونڈھو ٹھین جا کر علی اکبر علی اکبر
 کہاں ڈھونڈھو ٹھین جانی ملاک یونہی جانی
 تو مڑتے دم کو نہ علی اکبر علی اکبر
 لگے پیاسے سوئے کوئی جانی بچاؤ علی اکبر
 پین ٹھیکہ کے ظلم کے علی اکبر علی اکبر
 اکیلے پین تو آکر ذرا دیکھو مے دلبر
 مرا احوال تو آکر جابر علی اکبر علی اکبر
 تو پین سب سے بڑا بچاؤ علی اکبر
 شائے پین چھجے ناری بچاؤ علی اکبر
 مے ہنسنے پین علی اکبر

جو اتان مہینہ کو بھی کچھ پیغام تم دو گے
 کہوں کیا ان سے میں جا کر علی اکبر علی اکبر
 شہزادہ کو آپ ہر اندوہ ایذا سے
 جلیق حیدر صفدر علی اکبر

نوحہ ۴۵

سرمیشکے باؤں کے کما دس کے دہائی اکبر نے قضا کی
 زندہ رہی افسوس مجھے موت تو آئی اکبر نے قضا کی
 اکبر کو ابھی میں نے نہ تھا دوٹھا بنایا فرباد خدا یا
 اور جان نہی گھر میں نہ دھن پیادہ کے لائی اکبر نے قضا کی

چھین جائے گی ایسے سے میری بوسے میں دل و دل سے
 چلے کہ صحر افسوس یہ گردن کی ستانی اکبر نے قضا کی
 پہلے بچہ کا سینہ پیچنے لگا یا اور رحم دیکھا یا
 جاؤں میں صد حیف اسی میری کمانی اکبر نے قضا کی
 اندھیرے دنیا نہیں کچھ دیا دکھائی اکبر نے قضا کی
 تھی دل میں چہ حسرت کہ تر پیادہ کو گئی دل شاد ہو گئی
 افسوس تنہا مرے دل کی لہرائی اکبر نے قضا کی
 اسے ڈاکرہ کہتی تھی یہی باؤں کے ناشاد و فرباد
 خالق کی دہائی شہزادان کی دہائی اکبر نے قضا کی

وہ کہتا ہے کہ



ہمارے مرنے کو کچھ تو حال ہوتا ہے صدہ کمال
 اس نے آبیہ سال مٹو مے اکبر کمال
 بولے شہ اس وجہ درد ہے اکبر کمال
 نو حیات

[illegible]

بابائے کمال اللہ اصغرؒ پر رو کر بیٹیا علی اصغرؒ
 تم گئے زندہ رہی یہ یکیں و مضطر بیٹیا علی اصغرؒ
 جاتی ابھی اتنی بچی پر مری جان بڑے ہو کچھ بھڑ سے تانوں
 کلچر کو دین بادری کلچر آؤنگ کر بیٹیا علی اصغرؒ
 بیانی کے لیے تم سوئے میدان سدا کے بیٹیا علی اصغرؒ
 افسوس نہ سوئے ہوئے لب پہر بھی ہوئے تر بیٹیا علی اصغرؒ
 صدفیت کہو پاس سوئے فووس ہاے بیٹیا علی اصغرؒ
 سیر اب کر گئے تھین دان ساقی کو تر بیٹیا علی اصغرؒ
 بیکان ستم و تری گردن پر لگایا اور دم نہ کھایا
 تھا صاحب اولاد نہ شاید وہ سگر بیٹیا علی اصغرؒ

لاشے کا نگہبان ہے نہ فانی کبریا علی اصغر
 بچھو لیے جاتے ہیں سوئے شام شکر تیری بن جلیر
 باؤ کا بیان شکے حرم روئے سے اُردم سے واکرہ پیچ
 جب کہتی تھی وہ لاشے بے شیر یہ رو کر بٹیا علی اصغر

نو ۲۹
 کہتا بانو نے اسے دلبر علی اصغر علی اصغر
 گئے پیاسے سوئے کوثر علی اصغر علی اصغر
 نہ پیا پیاس میں بانی تو روئے مجھے تم جانی
 تھی اس میں بے خطا مادر علی اصغر علی اصغر

عیدانی شاق ہے تیری بری حالت ہے مادر کی
 نہیں جینے کی یہ مضطر علی اصغر علی اصغر
 چمک کر گو دین آؤ دل مضطر نہ پیر پاد
 اسے پیاسے مسکے دلبر علی اصغر علی اصغر
 نہیں کہیں اسے پیا پیا دل جی مصغر علی اصغر
 سدھارے جب سے تم پیا علی اصغر علی اصغر
 تھکی دو تو کچھ کر اراشار سے مس دیں
 پوچھتی ہے کھڑی خواہر علی اصغر علی اصغر
 دلانا غلہ میں جاؤ اگر کہ کو اپنے دادا سے
 جتنی شافع محشر علی اصغر علی اصغر

نور

مان گزشتی تھی رو کر مرے جانی علی اصغر
 افسوس ملا ٹکونہ پانی علی اصغر
 پانی کے لیے نہ ستم خلق پہ کھایا
 اس عمر میں یہ تشنہ دہانی علی اصغر
 اس عطر کی مادر کی علی اصغر
 چلو چلو دین انک فشان علی اصغر
 کرتی ہے یہ مان انک فشان علی اصغر
 پھر گھنٹیوں تلے پانی علی اصغر
 اس سن میں ملائے نہ پانی علی اصغر
 اک بوسہ سی اٹھتی ہے کچھ چین ہمارے
 چراغ بج رہی نشانی علی اصغر

پہلے سے مری جان تم سوئے خودیں سدھارے
 اعدائے دیا ٹکونہ پانی علی اصغر
 صدے گئی یاس اپنے تجھے جلد ملاو
 گھبرانی ہے مان قید میں کاشک
 اے ڈاکر وہ ہر دم مرے جانی علی اصغر
 کتنی تھی وہ ہر دم مرے جانی علی اصغر

نور

بابو نے کہا آہ گیا تیرے مارا ہے شیر ہمارا
 صد جیف کہ پاپا سوئے خودیں طارالے شیر ہمارا

پہلے جانے پہلے جانے کی جانب علی اصغر دل کیوں نہ مضطرب
 تھا یہ پہلے جانے کے لیے رن کو سدھارا یہ شیر ہارا
 تھا تھکا ہ کے ہاتھوں پر سدھارا وہ دل پہ پہنچا پہلے
 بانی کے لیے بہتر شمع گیا مارا بے شیر ہارا
 افسوس کہ اعدا کو ذرا رحم آیا پہلے بے شیر ہارا
 زہرا کا وہ غلا لا لا حیدر کا تھا پیارا بے شیر ہارا
 تھا تین شب و روز کا پیاسا جو وہ جانی اور پایا نہ جانی
 بسل ری جھے چھوڑ کے کوڑا کو سدھارا یہ شیر ہارا
 جین و ملک و انش و رب جانے تھے پیچھے اسے واہ انہم
 جب کہ تھی رخصتی کرو کہ گیا بہتر سے مارا بے شیر ہارا

نو چہ

بولی لاشہ پہاڑ سے مضطرب آگودہی میں اصرار
 لے بولن ٹکڑی کے اندر آگودہی میں اصرار
 جھولا خالی تھا راز پہاڑ دیکھو دل پر تیار ہے
 اٹھ کے کشمکش و مہر سے دلبر آگودہی میں اصرار
 بدولت بوشاک بھاری تھاری گئے بھاری تھاری
 خوش کروں ٹکڑی جھولا جھولا آگودہی میں اصرار
 اپنے پیچھے پیادہ سے رکھان دن ٹکڑی نہ چھوڑا
 بو تھوڑی تھوڑی کی میر جانی بنے رہا ہے پایا نہ جانی
 دودھ ٹکڑی پایا نہ جانی چل کر آگودہی میں اصرار

فوت کی جائیداد نہ بدین کہے جو نام نہ بخاؤن کہ
سم جاوے اور میرے دل پر جو گودی میں ترس کر
واکرہ عرض ہوتا تھا اسم روئے کتنی تھی باقوت جسم
بہ زبان میرے یہ بیوی پر گودی میں آکر رک کر

نوحہ

لاشبہ صغیرہ بانو پکاری گھر چلو مان تھاری بوداری
لے آئی ہے مادر تھاری گھر چلو مان تھارے بوداری
کھینچی ہے نکو مہجان بولتے کیوں نہیں بھسے اس آن
بہ زبان میرے کیا خوش ہے طاری گھر چلو مان تھارے بوداری

چلین کس طرح آئے گا ٹکڑے لال کچھ نڈھ سے بو لو
خاک حرا کی ہے گرم ساری گھر چلو مان تھارے بوداری
کیوں نہیں بولتے چھپے پیر احوال آئے سے سارا دوسرا لال
یوں کھڑی کیلک کرتی ہیں زاری گھر چلو مان تھارے بوداری
تم تو بیٹے کو آئے تھے اپنی بی بی پانی کے او میرے جاتی
ہے لگا تیر گردن پہ کاری گھر چلو مان تھارے بوداری
واکرہ رو کے کتنی تھی باقوت و دھار ہے اچان پی لو
مان یہ کرتی ہے نہ بنت تھاری گھر چلو مان تھارے بوداری

نور محمد
کھایا گردن پر کیا نرم کاری گزشتے اختر کو جب چھو بیٹھے
کر کے پانی کے سودا شائے فناہ کے ساتھ فیضانِ سعادت
لگ گیا تر گردن پر کاری گزشتے اختر کو جب چھو بیٹھے
کھجور کیسیا ستر لے ٹوٹا میرا اکثر جان مجھ سے چھو بیٹھے
چھو بیٹھے سینی پر کاری گزشتے اختر کو جب چھو بیٹھے
لاٹیں قائم پر کتنی تھی گزشتے اختر کو جب چھو بیٹھے
چل بسے سوئے جنت میں اوی گزشتے اختر کو جب چھو بیٹھے
درا کرچہ بین باو کھون کیا رکے کتنی تھی ارم وہ دکھیا
کئی سر سے جا رہا رہی گزشتے اختر کو جب چھو بیٹھے

۵۷۰
 ان کہتی تھی کیوں روٹھے ہو اصفہن بلالوں
 آؤ مری گودی میں تعین دودھ پلاؤں
 کیوں خاک پہ سوئے ہو مری گودی میں آؤ
 اس خون بھری صورت کو میں سنبھالے گا
 کس طرح میں گردن سے تری تبر نکالوں
 اس واسطے ڈرتی ہوں کہ اس میں میں دیکھوں
 گلاب جیسے نظر شکو کسی کی نہ بلالوں
 وارہی تری غربت پہ مجھ بھٹکتا ہے مان کا
 اے نور نظر دل کو میں کس طرح سنبھالوں

۱۔ تھائی بین دہشت سے درندوں کے تین تھکان
 ۲۔ درجاؤ نہ اسے اضطرر ہے شجر بلالان
 ۳۔ کیا غیبیہ نوہ کہا ہے اسکے صلہ بین
 ۴۔ اے ذاکرہ فردوس بین شیر سے جالون

نوشہ

۱۔ زینب پکاری آج مصیبت کی رات ہے
 ۲۔ بھائی کی آخری یہ عبادت کی رات ہے
 ۳۔ سب بال کھول کھول کے حق بین عین کے
 ۴۔ لوگو دعا کرو یہ قیامت کی رات ہے

۱۔ بھائی سے چھوٹ جاؤں گی جبکی سحر کو بین
 ۲۔ جس ہے اس غضب کی مصیبت کی رات ہے
 ۳۔ بیٹوں سے پاد چھوٹے گی جس شب کی صبح کو
 ۴۔ اے بی بی بدو وہی یہ مصیبت کی رات ہے
 ۵۔ گلزاران گلچین بین اس شب کو دیکھو
 ۶۔ کس غیب کی قیامت کی رات ہے
 ۷۔ ہے یہ کس کو اہل حرم ہون گے دریدر
 ۸۔ جس کی سحر کو اس آفت کی رات ہے
 ۹۔ سر پر خاک اڑاؤ اس آفت کی رات ہے
 ۱۰۔ کہتی تھی زینب بصد مجا
 ۱۱۔ اے ذاکرہ یہ کہتی تھی زینب بصد مجا
 ۱۲۔ اہل حرم سے بھائی کی رخصت کی رات ہے

نوحہ

فرمانے تلخ شہپر نہ گھبراؤ سکنیہ
مان پاس مری گود سے اب جاؤ سکنیہ
مین جاتا ہوں مرنے نرا اللہ گویان
جیسے آخری پیتاؤ سکنیہ
پوشاک جیسے نین بابا کا مین قربان
محبوب ہوں کچھ بس نہ دکھلاؤ سکنیہ
خشتک زبان جھگڑ کو نہ دکھلاؤ سکنیہ
اصغر کے لیے روئی ہن باتوئے دو عالم
نسلکین دو مادر کو لپٹ جاؤ سکنیہ
سر پہ پہی ہے پوہ عباس عہدار
نم اپنی جیجا جان کو سمجھاؤ سکنیہ

نوحہ

اشکو کو سونپا بھیجے بابائے مری جان
دل تہا ہے یاد آتا ہے اسے ذرا کہہ جیدم
شہپر کا کہنا کہ نہ گھبراؤ سکنیہ ہو

زیب نسیب عاشور دعا کرتی تھیں وکریا رب نہ ہو
بھائی مرا ہو جائے گا پیاسا نہ خجرب نہ ہو
کوئی نہیں اسوقت جو امداد کو آئے سید کو بچائے
سب بی بو خالق سے دعا مانگو یہ وکریا رب نہ ہو

[illegible]

اے صاحبزادے! کل بھائی سے یہ کہیں موصطیٰ یار نے سنا ہو
 ہو جائیں گی سیدنیان بے مقنع و جاوید یار نے سنا ہو
 اے صاحبزادے! کل بھائی سے یہ کہیں موصطیٰ یار نے سنا ہو

نوحہ

سرور نے کہ باندھی تو زینب پکاری تم مرنے نہ جاؤ
عجیب کے بچے لگی خواہم بھاری تم مرنے نہ جاؤ
بچے کے بچہ کی دل کو نہ کڑھاؤ مجھکو نہ لاؤ
اس آپ کی مظلومی کے میں ابھی اری تم مرنے نہ جاؤ

اسے لگے میدان میں عباسی لاو اور قائم مضطرب
 ہر شکل میں پیر کے لگی ہو چھپے کارہی تم نے مجھ کو
 پانی کیسے پیر ہے عباسی سدا کے پاس سے لگے
 غن آنکھوں سے ہے پوہ عباس کے پیری تم نے مجھ کو
 جس وقت کہ غیوں کو جلا لگے شکر اسے سبھا پیر
 بجاو لگی نیچے کہ صرا سے شکر اسے واسے مقدر
 بجاو کو زنجیر بھائی کے سدا سے وہاری تم نے مجھ کو
 بجاو لگے سدا سے وہاری تم نے مجھ کو
 کیا لگے وہاں زنجیر کی وہ حالت کہ تھی بوقت
 صدقہ ہو میں آپ کے پھر داد و سواری تم نے مجھ کو

در احوال حضرت بنی اسرائیل
 علیہ السلام
 عاشور کو شہر بیان کرتے تھے رو کر اسے دفتر حیدر
 تا عصر خزان اسے کی زبیر کے چین پر اسے دفتر حیدر
 آمادہ سے قتل پہ ہے شکر اعدا کچھ میں نہیں حیدر
 تم نے کنگیان ہے اب فانی کر اسے دفتر حیدر
 عباس کے خلد کو کچھ بھی سدا کے اٹھنے کے بارے
 نہ کون جو اس وقت بجائے مجھے آکر اسے دفتر حیدر
 کہتا ہوں نصیب نصیب میں کیوں دیکھیں لو میری حیدر
 خبیث جہ ہو بھائی تو کلکتا دیکھنے سدا کے دفتر حیدر
 قائم میں نہ عباس جو اعدا دیکھنے اعدا سے لڑیں گے
 درانچہ آئیں گے شکر اسے دفتر حیدر

۱۔ دربارین بازار میں ننگے پھوگی قیاد کر دی
۲۔ کوئی نامداد کرے گا تری فابہ اس دفتر حیدر
۳۔ کیا دیکھے شب کو بچھے بانی سکینہ نسکین اسے دینا
۴۔ گئی تو گھر کے گا اسے شکر گزارے دفتر حیدر
۵۔ جس وقت لعین سینہ اسوار ہو میرے خنجر کو وہ بھیجے
۶۔ کہ باندہ دھابن نہ ہوں صابر دفتر حیدر
۷۔ اب بعد سے خیر بلائیے سنگرا اور چھین گے یاد
۸۔ بجا بیچے دربارین قالم کے سنگرا اسے دفتر حیدر
۹۔ عابد کو بلاؤ کہ میں ہوں اُس سے بھی نصرت و نالائحت
۱۰۔ بعد سے خلق کا وہ ہادی و وزیر اسے دفتر حیدر

رضت ہوئے کے لئے کہہ کر تین سے جو سوس و ستر بابا ہو کر
ملا کر موقوف ہیں اب نو تیرا براس و غیر حیدر

ہون ذبح اسی نر و پائے شہ گلیہ کیوں لے خاک کی پر
 جو نر کہ ہو مرد و پوئل غدا میں یہ قر کی جا ہے
 شمشیر و نشان قبر و قبرین یہ کجا کیوں لے خاک کی پر
 سیک پہ بجا زادہ پہ یہ ظلم یہ پیدا و فساد ہے زیاد
 بیٹھا ہو لعین سینہ پہ ہو خلق پر شمشیر کیوں لے خاک کی پر
 ہون ذبح ترے سامنے ہوں حضرت شہید کیوں لے خاک کی پر

انہی پر

افسوس کہ ہوا آغا زبردین گرفتار شہنشاہ کا دلدار
 طے راہ کر کے باونہیں پہنچے ہوئے کچھ کیوں لے فلک پر
 زینت بھٹی لپٹے نہ امان وضع گفلام وقت کا نہ ہنگام
 مرت کو لعین کھود کے کاٹیں سر پہ شہر کیوں لے فلک پر
 اور تخت حکومت پر نہ تیرا ایجاد فریاد ہے فریاد
 اے واکرہ راہ و کو لعین کے گرفتار لائیں سر دربار
 اونی نہ تیرا دیوان کی کیا بھی توقیر کیوں لے فلک پر

نوحہ

سہیل کے کہتی تھی بھی باؤں سے ناشاد فریاد ہے فریاد
 بددین میں سارا رام گھر ہو گیا برباد فریاد ہے فریاد
 اکبر کو بھی صغر کو بھی بیدنیوں نے ارا گھر لٹ گیا سارا
 شہنشاہ کی گردن پر چلا خنجر قولا د فریاد ہے فریاد
 اب قید مجھ کر کے لیے جانے ہیں بجایہ اور دھچک دھچک
 او بیرویان پہنچے ہوئے ہے سید چاد فریاد ہے فریاد
 چل سکتا نہیں ضعف و قناعت سے وہ چم غم آئے ہیں غم
 کڑی تیرا ہے تو اس لعین کے لگائے کون آ کے چکائے
 ظالم نے مٹا دیے ہیں کینہ کے لگائے کون آ کے چکائے
 روتی ہے کو جو اسے دکھاتا ہے جلا د فریاد ہے فریاد

سوئے ہیں گلارین کرتائے ہوئے سوز اور اکبر و اصغر
کوئی نہیں جس کو بین بکاروں ہے اندر و بیرون فراد
اسے ڈاکر کہتی تھی ہی بانوئے مضطر ایسے مقدر
زندہ رہی اس روز کو بین بیکین و تاشاد و فراد ہے فراد
نوح

کرتی تھیں ازبیب جبا اسے مرے بھائی حسین
سستی ہوں بورو جبا اسے مرے بھائی حسین
خجے ہمارے طے اب ہر دم لگے
کرتے ہیں شور و جبا اسے مرے بھائی حسین

لاڈلی پیچی تری بالی کہنتی ہو تھی
اے ملے طمانچہ لگا اے مرے بھائی حسین
چلے گئے ہیں ہم دربار آگے شہیدوں کے
پھر گئے ہیں ہم دربار آگے مرے بھائی حسین
عم پیار بھیا پڑے ہمارا وٹ کی
عابد پیار جلا اسے مرے بھائی حسین
شام کی جانب چلے پورا مارا
راستے ہیں اہل جفا کچھ پورا مارا
بہار شاد رفتے اے مرے بھائی حسین
کشتوں پہ چلتا ہے راہ سید سجاد آہ
بس نہیں چلتا مارا اسے مرے بھائی حسین

اب شام کو چلی یہ فلک کی شائی ہے
اے خواگرہ یہ کتنی تھی زینب بصدوح

نوحہ

میں تھیں رہا سر سے رو اہلے حسین
کی گواہی وقت بکارون میں لاش کے لیے
میں نے دم تک بھینجی جانی نہ ملا ہلے حسین
وہ تم ہو گئے دور و ز کے پیارے حسین
بعد مردن بھی ہوئی تم پر جھالے حسین
پیش کے سر بھی زینب نے کہا ہلے حسین

رہنے زینب نہیں لاش پہ بجا ہلے حسین
لوگوں کو بھینچا یہ جانے ہیں سوئے شام بھین
شمر ملوں کے ہیں جو رو بجا ہلے حسین
بجائی اعجاز سے اب ہم کو بجا ہلے حسین
ظلم ہو ظلم بجا ہلے حسین
آپ کی لاش بھوننے بھی نہیں دیتے حسین
اگلے روضہ پہ بھی نہیں دیتے حسین
شام کو کھینچ کر کھینچ کر حسین
یہ زینب ان یونین پہنے ہوئے اگر دن میں ملوں
ہم کو بھینچا یہ جانے ہیں سوئے شام بھین

و اگر کہ عشق زنده تھا زمین بستی تھی
دینی جیوت تھی زینب پہ صد اہلے حسین

نوحیہ

زینب نے کہا لاشہ شہیدہ رو کر اس عاشق داو
نہم آگے زندہ رہی یہ کیس د مضطر اس عاشق داو
یہ بھی دم زنج ماحقا تھیں بھائی دشمن تھی عدائی
میں جگر آپ دیم غور اس عاشق داو
پایا نہیں تھے جگر آپ دیم غور اس عاشق داو
دیکھو تو کھڑی دیو سے رونی ہے سکنیہ سے شاہ دینہ
صد نے گئی چھاتی سے لگاوا سے اٹھلا اس عاشق داو

اس طرح سداوتی ہونے کی بہ بھاری آنسو تین جاری
نقطہ دھنپ کو سہ پہنیں باقی ہے جاو اور عاشق داو
نجا کو اب پیری بھلتے ہیں یہ پیر اور وطن گلو گیم
ہا کون جو اس وقت بچائے اسے آکر اس عاشق داو
سرنگے پھرانے ہیں مجھے کو ذہن درد یہ اعظم واکفر
زندہ رہی اس رو کو بین کیس مضطر اس عاشق داو
ہے واکرہ کی عرض بجا آپ سے اسد با صدم و ماتم
ہو قبری منسل و دفنہ اور اسے عاشق داو

نوحہ

زینب نے کہا پیٹ کے سر کیلے وہائی تیدر سے بھائی
 ترنگے سرنگے میں ہون لاش پو آئی تیدر سے بھائی
 کچھ کچھ بھی ہے مر سے حال کی سدھ لے شاہ دو عالم
 زینب میں نگار دن سے ہے گل لگائی تیدر سے بھائی
 دھونڈ دھونڈ میں کہہ آ کر اسے شاہ وینہ نشی آتا ہے پیون
 اس وقت کچھ کچھ نہیں دیتا ہے دکھائی تیدر سے بھائی
 کیون کچھ چھپاتے نہیں خاک سے اٹھک لے عاشق داور
 اس وقت چھپتی سرنگے میں بوسے میں ہون آئی تیدر سے بھائی
 جاہد کو ہے عید یوں نے زینب بھائی تیدر سے بھائی

اسے داکرہ کتنی تھی بجا زینب لگی برا حالت تیکر
 تم کیو رکن میں ہے بندھی میری کلانی تیدر سے بھائی

نوحہ

مقل میں بیان کرتی تھی زینب مضطر اسے سبط چیمبر
 سرنگے ہے بوسے میں کٹھری آب کی فوارے سبط چیمبر
 اعدائے میں بستر کیا ہے میں بھائی لے حق کے ذرائی
 اور ظلم سے چھپنے میں سیکھنے کی بھی گوار اسے سبط چیمبر
 بوسے میں عینوں کے میں لادوئی فراموشی سے بچاؤ
 کیا چیمبر کے سوسے ہوئے رکن کی میں پالے سبط چیمبر

عمر کے ساتھ جس سے بدن کی ماری تلاء و تواسی
 نہ کر کو گائے ہوئے سوتے ہو زمین پر اسے سبک پیچ
 اس عمر کے چارے کا نہیں چھان ہے لگا اسے نیکو کو
 نہ زینت بن لعلیون کے ہون بے موقع و چارے سبک پیچ
 کہ واکرہ تو عرض بھی شاہ سے رد و رد و دور رفت ہو
 عفت ہونے سے جلد پہنچا بے مضطر اسے سبک پیچ

نور حیات الوداع

کوئی تھی رو کے نہ نیت و گھر الوداع
 سے بھائی جان حضرت شہید الوداع

عمر کے رونے بھی نہیں دیتے ہیں الوداع
 جانی بے قید و کر کے یہ شہر الوداع
 بولی شکستہ لا شہر عباس یہ شہر الوداع
 اسے عمر جان بازو کے شہر الوداع
 کرتی تھی بازو لا شہر اصغر یہ شہر الوداع
 اسے میرے لال اصغر بے شہر الوداع
 سو نیا ٹھہرتا خدا و نبی کی پناہ میں الوداع
 ورنہ اندا بن صاحب قلعہ الوداع
 گھر الوداع الوداع الوداع
 سے نامراد قاسم الوداع

۱۶ اہل حرم پر کئے گئے لاشون چوکرہ
شہید قادیان شیر الوداع

فوج

سلاطین جہان سے ابن عیڈر دیکھ لے
شاہ جہان کو تین ہفتے چادر دیکھ لے
موجود چھپانے کو تین ہفتے چادر دیکھ لے
ایک رتی میں یہ سب کتبہ ترا جلا ہوا
آپا مقتل میں ہے لے سبط عیڈر دیکھ لے
شہر سے بولی سکتے گرا عازت ہو تری
اک نظر مو کے لاشے کو یہ مضطر دیکھ لے

لاش قادیان کتنی تھی یہ سر پٹ کر
حال پیوہ کا تو اپنی جان شہر دیکھ لے
لٹ گیا اک رات کی بیاہی کا زور ہے غضب
جانی ہے بوسے میں وہ مضطر دیکھ لے
لاشہ اصغر پر کرتی تھی بیاہی با نو بیان
کھول کر آنکھیں مرسے بے پیر دہر دیکھ لے
شام کی جانب بچے ہاتے ہیں ٹھیکو انتہا
نوجوان کی لاش بربولی بعد آہ و بجا
دلکشی جہان بوسے میں کتبہ دیکھ لے

کیا عجیب اسے ڈاکو کا پوچھنا تو بھی سہی
اور انکھوں سے فریادِ شاہِ بے سر کی کھیلے

١٤

[illegible]

ایک بنی فاطمہ اطہر کا ہے
 کوئی تھی بھی ذاکرہ بابوئے شہر دین
 دلنبرد حسن قاسم مضطر کا ہے
 لکھو نگہ پین وطن روتی چاکان کی پیابی
 صدیف کہ پاسے علی اصغر کا ہے
 صبر و شہادت میں کروں فاختہ کیو کہ
 سیر پور کے عباس بن کر دلاور کا ہے
 بیانی کے لیے نثر جان انجی گنواؤنی

لیکن زمین پانی ہے میں دون فاختہ کیونکہ
 عباس علی عاتقی سرور کا ہے دسوان
 ستان کھائے جو بچان اور ان میں
 سینہ چ علی اکبر کا ہے دسوان
 ہشتی پتھر علی اکبر کا ہے دسوان
 عمو پندا پتھر کا ہے دسوان
 اے بی پو آج اس پتھر کا ہے دسوان
 طرح کروں فاختہ اس پتھر کا ہے دسوان
 کس طرح علی اصغر کا ہے زینب
 پچاسے اس دگر سرپٹ کے زینب
 کتنی بھی وا کرہ سرپٹ کے زینب
 کون نام کہاں تک کہ بھر کا ہے دسوان

نو حیات
 رو کے کتنی تھی کلثوم مضطر آج دسوان ہے سیطانی کا
 قیدین ہے پادار غلام آج دسوان ہے سیطانی کا
 سطران ہوئے نذر شہیدان کیوں نہ لے اس کے گریبان
 ہے نپائی نہ شربتِ طیسر آج دسوان ہے سیطانی کا
 سکھ اسلم پکاروں تبا و تاخت کے لیے ہا خدا اٹھاؤ
 ہیں نہ قائم نہ عباس و اکبر آج دسوان ہے سیطانی کا
 کوئی اتنا نہیں لے اس آں قاتل کا کہ آج دسوان ہے سیطانی کا
 ایک سادہ چہرہ مضطر آج دسوان ہے سیطانی کا
 پیچیدہ جسم کو بیماری کیوں ہو خاموش ہیں بے داری
 بی بیو جبکہ بسا دوا کر آج دسوان ہے سیطانی کا

تو اگر وہ کیا بیان ہو زبان سے عشق لکھا آہ وہ خان ہے
جب کہتی تھی کلثوم مصطفیٰ دسوان ہے سیوانی کا

نوحہ

اگر ادارہ کو رو کر شہ ہے سر کا دسوان ہے
دلاؤ نذر شربت پر شہ صفر کا دسوان ہے
گماں گستاخ سے باؤنے یون سرپیٹ کر اپنا
جو بیباک سا خطا ہے زاری نہیں دکھ درد کی آری
کہوں کہ علی اکبر علی اصغر کا دسوان ہے

نہیں بد گری قاسم کی مانع کھلے اکباری
کہا کبریا نے جب رو کر سے شوہر کا دسوان ہے
کہا بی بی یون سے پیوہ عجائب نے رو کر
میرا خاک سر پیٹ کر سر زینب مصطفیٰ
پکاری بی بی یون کو پیٹ کا دسوان ہے
اے عون و غم دلبر غنیمت کا دسوان کہو
اگر اب خاک سر پر تو بھی پائے تو اگر کہو
اے مولود سے سرور شہ ہے سر کا دسوان ہے

پیسوان

بولی زندانین زینبیدہ کو کہ پیسوان ہے امام زمین کا
 کیا کہ دن کچھ نہیں ہے پیر پیسوان ہے امام زمین کا
 قاتل کا نہیں کچھ بھی سا ان کس طرح اوسے نذر شہیدان
 قیدین کے بنا دے اور صفحہ پیسوان ہے امام زمین کا
 ہو گئے سب کے سب پتے پتے چاٹ جائیں گے امام زمین کا
 نہ تو زینبیدہ ہے نہ دلاؤ اگر پیسوان کی رو رو دلاؤ ان
 کوں ہے جبکہ اس کو پکاروں نہ پیا سوئی ہے امام زمین کا
 میں نہ عباسی کا نام نہ اکبر پیسوان ہے امام زمین کا
 بولی سچا دے پھر وہ دکھیا ہوں میں تم ہی ایک دیکھا
 نذر دہرو کے ایڑے سے پیر پیسوان ہے امام زمین کا

فاتحہ دیکھ عابد یہ بولے ہائے درو کے اہل ہم سے
 کو بیاتم کہ وہیٹ کر سر پیسوان ہے امام زمین کا
 قاتل کو روئے زینبیدہ کی کیوں نذر دہرو کے اہل ہم سے
 جیل رہا ہے سر دل پر نشتر پیسوان ہے امام زمین کا
 قاتل
 کوئی تھکین زینبیدہ ہے سرور کا پیسوان
 ہم قیدی اور سبط پیغمبر کا پیسوان
 ایسی نہ تھکین دن ملا جس کو ہزار حیف
 اس نشید کہنتہ خنجر کا پیسوان

بر چھپی جو کھا کے سینہ پر رن میں ہوا شہید
 ہے آج اس شہید پیر کا بیسوان
 مٹا جو جھکو دو دھو دو لوانی فاتح
 اسے لوگو آج ہے علی اصغر کا بیسوان
 ناشاد نامراد جو دنیا سے اٹھ گیا
 افسوس ہے اسی دل شیر کا بیسوان
 کیونکہ سر کو پیٹوں بصد گریہ و بکا
 ہے آج ابنِ فاتح خیر کا بیسوان
 کیا ڈاکرہ بیان ہو وہ زیب کا مال زار
 کوئی بھی ہے یہ میرے برادر کا بیسوان

نوحی

کوئی بھی سکینہ کر نہ مرن سے پھرنے پیا سے مل گیا
 جس دن سے گئے پھر کبھی تشریف نہ لائے پائے مل گیا
 کا تو یقین بستہ رہے شہادہ دینے دشوار ہے عینا
 رخصت پر ظالم نے طانچہ بین لگائے پیا سے مل گیا
 رونی ہوں تو یہ کیسے بڑا تھا ہو کے بین کیسے ارم میں مل گیا
 جلاؤ یہ کیسے اس وقت بلائے پیا سے مل گیا
 کیونکہ جھکو چھڑاتے نہیں اس قید سے اگلے دہر حیدر
 آج آئے نہ اور آئے نہ پیا علی اکبر اب اسے پائے مل گیا
 کیسے کے قانون کا احوال سنائے پائے مل گیا

مردمان و مومنین قائم بین عیاض میں ہو گئی یہاں
 صدف سے لگی بھون کے جو ٹکڑے تھے پیاسے مسایا
 کتنی تھی بچی وا کرہ پیپر کی عالی سے حق کے فدائی
 مگر گئے بیٹی کے اب کسے بلائے پیاسے مسایا

اقوال بیابی جناب کیپیہ
 کہہ سکتی تھی رو کر چھوڑاؤ آ کے تم پایا
 کہہ سکتی تھی صورت دکھاؤ آ کے تم پایا
 کہہ سکتی تھی اب بند آتی چھوڑاؤ اس قید قادیان
 کہہ سکتی تھی اپنے پھر سلاؤ آ کے تم پایا

تھکے روئے کو شمر چھا اب منع کرتا ہے
 عین ہے مارتا ڈرہ بچاؤ آ کے تم پایا
 مرنی روتی ہوں تصور میں ہی ہے آرزو دلین
 مرنے چھوڑاؤ سے چھوڑاؤ آ کے تم پایا
 نہیں قسین ہوتی ہے چھوڑاؤ آ کے تم پایا
 اب اپنے ساتھ ہی بچاؤ چھوڑاؤ آ کے تم پایا
 کہہ سکتی تھی اب بند آتی چھوڑاؤ آ کے تم پایا
 کہہ سکتی تھی اپنے پھر سلاؤ آ کے تم پایا

وہ حال جناب سکینہ

سرویش کے کتنی نصیب ہی زینب بھڑا بچان سکینہ
 غم گرین زندہ ہے بھو بھویا اسے مقدار بچان سکینہ
 تھی قید سے بچنے کی خوشی کو بچان میں بڑھون قربان سکینہ
 لو آج باہو کے ملین باب سے جا کر اسے جان سکینہ
 روک تھامی غم شرم کی دہشت سے نہ واری ہے یہی پیاری سکینہ
 اب ندین گلہ کے لاکھین کوئی لنگر اسے جان سکینہ
 رخصت پہ ظالم نے ٹانچے سے مارے گوہر بھی اتارے سکینہ
 صد جیت کر کیا کیا نہ ستم ہو گئے تجھ پر اسے جان سکینہ
 کیا بین کروں بسین میت پر نگاری لے شاہ کی پیاری سکینہ
 بن پاپ کی جی کون یا بیکس بے پر اسے جان سکینہ

صد سے لگی ارکا ذرا حال تو دیکھو کتنی ہے وہ درد و
 بے مہرے نصیب میں بھلا آئے گا کیونکر اسے جان سکینہ
 کیا آگے کے ڈاکرہ زینب کی وہ حالت کتنی تھی بد وقت سکینہ
 مانے سے غمار سے ہوا ویران مرا گھر اچان سکینہ

نہادت جناب سکینہ
 مان کتنی تھی رو کر مری نادان سکینہ
 غم چل بسین دنیا سے بین قربان سکینہ
 سر پہ لگا سر آیا ہے تقسیم کو اٹھو سکینہ
 سر پہ لگے غم گو دین لو خوان سکینہ

بین دیر سے روتی ہوں جہاز سے پھٹکے
 کچھ میری خبر ہے بھین تادان سکنیہ
 صدے گئی دل کھول کے اب باپ کو رو لو
 گھر کہیں گے نہیں تم کو گھیبان سکنیہ
 زندان سے رہا ہو گئیں اسکی تھی تنہا
 اسے چاہیے بس کی مری جان سکنیہ
 افسوس کہ موت آگئی پردیس میں بچکھو
 باد تری غربت پہ ہو قربان سکنیہ
 اس شیشی سی میت کو میں کس طرح کروں دفن
 کچھ غسل و کفن کا نہیں سامان سکنیہ

تاریکی مرقد سے نہ گھبراؤ بی بی
 تنہائی میں آئندہ گھیبان سکنیہ
 خدمت کے لیے وا کرہ کو غلامین رکھنا
 اسے شاہ شہیدان کی دل و جان سکنیہ

نہادوت جابا سکنیہ
 سلو کر کہا باؤٹو نے کہ اسے واسے سکنیہ
 تم مرا گئیں زندہ رہی میں باؤٹے سکنیہ
 اب خاک سے اٹھ کے تومری گود میں آجا
 باد تری پوشاک بدلوائے سکنیہ

افسوس کہ موت آگئی تو دین میں بھی
 کس طرح سے اور بھی دفنائے سکیں
 صد حقیقت کہ ظالم نے ظالمی بھی مارا
 اور قانون سے گواہ بھی ہے اپنے
 بھائی کے لیے روٹی بھین گئے سکیں
 بھائی کہ ہنسل بھی آئے سکیں
 خوش ہو کہ میدان سے واری
 اب اٹھ کے کو پیار کہ میدان سے واری
 بین گھٹنوں اتر بھی چلے آئے سکیں
 دریا سے اب آئے ہیں چھا جان تھاں سے
 اور مشک بھی پانی سے بڑھلائے سکیں

اب پیدا کرو غیب گل کے مزاجان
 نقش ہے بیان سبط نبی آئے سکیں
 خاقانی سے دعا ہے اب روغن پر اپنے
 اس قراقرہ کو بند سے بوائے سکیں

انم خباب گئی نیت حسین
 کہ تھی بھین بانو یمن گئی نیت حسین
 کہ پون نکر وں شور و شین گئی نیت حسین
 نوبلی اندا گئی باپ سے جا کر
 دل کا کیا میرے چین گئی نیت حسین

بی بی کہاں چلی بی بی رشتے کو مان رہ گئی
 کیا کرے مادرِ پیریں مگر گئی بنتِ حسین
 بولی بہ عاید سے آؤ دفن کا سا ان لاؤ
 فید میں اسے نور عین مگر گئی بنتِ حسین
 پاپس کا صدمہ سناٹھ سے پہنچے بھی کہا
 جان شہرِ شرفین مگر گئی بنتِ حسین
 زینب خستہ جگر کہتی تھی سہیبت کر
 کے کہو سب بہین مگر گئی بنتِ حسین
 بوسے بصدِ شورو زین مگر گئی بنتِ حسین

کیا کہوں میں ذکر کردار سے تھے وان ازل
 بس بی بی تھا شہودِ زین مگر گئی بنتِ حسین
 ماتم جناب سکینہ
 بانہ کے کما قبر سکینہ چو باغخان پھر جاتی ہوں تھان
 تہائی میں بی بی زارا اند گھسان پھر جاتی ہوں زندان
 تھی یاد بہت باب کی تکویری پیاری کر کرتی تھیں پاری
 کو باب سے نیم اب سو و موجان پھر جاتی ہوں زندان
 عمو کا بدالی میں جو پتیا تھیں اری تم اموی پیاری
 بی بی تھیں اب بچائی لگائیں گے بچا جان پھر جاتی ہوں زندان

تم جھوٹ گتین قید تگرے مہجان بھیری پڑسان
 بی بی کسلے گھڑے گا زداں گاہکبان پھر جانی ہون نذران
 گھبرانے مین پوسے گا بھے کون تسلی تبار و توبی بی
 اگر بونے اضر منے تم بھی ہوین بجان پھر جانی ہون نذران
 کچھ کو خبر ہے کہ پھر بھی بی بی ہے سر پا حالت مضطر
 اور عابد یار بھی ہے چاک گریبان پھر جانی ہون نذران
 دیکھو تو بہن بیٹ اری ہے سر و سیدہ اسے بالی سکینہ
 ہو جانی ہے بیٹن ہ ہ ہ کیلے مہجان پھر جانی ہون نذران
 حافظ ہے تری تو کہ ابلہ ز دیاری لے شاہ کی پیاری
 حد سے گئی تار کی بی بی تاہ پڑشان پھر جانی ہون نذران

اسے ڈاکرہ کہتی تھی بھی زینب لگی پا حالت تغیر
 اس تھی جلد کا تری اندر گبان پھر جانی ہون نذران

نو حیدر
 اللہ جناب سکینہ
 رو مجھو کہکے باہم الوداع
 رو مجھو کہکے باہم الوداع
 رو سکینہ کہکے باہم الوداع
 اسے سکینہ کہتی تھی زینب بیٹ
 لاش پڑکتی تھی زینب بیٹ
 دفتر شاہ دو عالم کھڑا
 رو تھی ہون مین سا قہ دو آٹھ کرا
 اسے شریک رنج و ماتم الوداع

کیونکہ نہین دینی ہو تو تم واری عوای
 روتی ہوں میں کیسے ہر دم الوداع
 کان مگر ہر کے لیے زخمی ہوئے
 اے مری تا شاہد و پند غم الوداع
 گریں جہش کھاکے میت پد بہن
 گنتی کہ نہائے پند غم الوداع
 تو بھی کہ با چشم پند غم الوداع

نوحہ

قبروں پر زینب نے کمالے قافلے والو چلو
 اب کوچ کا سامان ہوا اے قافلے والو چلو
 اے بھائی جان اعجاز سے کدو ہر گھرانہ سے
 سب سہ چکے جو دو تھا اے قافلے والو چلو
 آئی تھی کس سامان سے جاتی ہوں ایس شان سے
 سر پہ کالی اک ردائے قافلے والو چلو
 ابنِ حسن بھی ساتھ ہوں عباس بھی ایسا ہوں
 کینہ رہا ہو کر چلا اے قافلے والو چلو
 پھر سے ہوں سے پھر لو گھر چلے اپنے یکسو
 عابد سوئے نیرب چلا اے قافلے والو چلو

میں نے فریادیں کی ہیں لیکن کبھی میری کیا سخت تھی وہ بھی گھڑی
 دیتی تھی زینب جب صد اے قافلے والو چلو
 اے خدا کرہ پیپر کی تربت سے بہ آئی ندا
 خواہز دور و کر صد اے قافلے والو چلو

نو حیلے
 تو چلے آ جاؤ سکینے
 سہل کا یہ نوع تھا کہ آ جاؤ سکینے
 بانو کا یہ نوع تھا کہ آ جاؤ سکینے
 صورت مجھے پھر جاؤ سی دکھلاؤ سکینے
 حاکم نے دیا حکم کہ ہائی کا میں قریان
 جاتی ہوں میں رخصت کیجئے کہ جاؤ سکینے

لوٹا ہوا اسباب ملا پھر کے مریجان
 بند سے ملے خوش ہو کے بہن جاؤ سکینے
 سامان کرو چالیسویں کا سیٹ بنی کے
 سائمان کرو آن کے دلو او سکینے
 بیابا کی ماتم کا لباس آ جاؤ سکینے
 پیپر کے عزائم کے بہن جاؤ سکینے
 ملبوس عزائم کے پیپر چاچا جان کا داری
 حکم کہ وہ تم کی پیچھا آؤ سکینے
 صفت ماتم پیپر کی پیچھا آؤ سکینے
 اس وقت تک کہ وہ تھکتی پھرتی ہوں میں بیابی
 ارستہ تک کہ وہ تھکتی پھرتی ہوں میں بیابی
 چھاتی سے مری آن کے لپٹ جاؤ سکینے

صدقے گئی آمان کو بھی پاس نہ چلاو
 وقت میں نہ اپنی جگہ رو او سکینے
 میں جاتی ہوں شرب کو یہ دلیں تھنا
 ویدار بھی آخری دکھلا سکینے
 جو ٹھپن قاعدہ صغیر تو کون کیا
 کھیلے یاد غدیہ کو بٹلا سکینے
 ہر دور میں ذکرہ کا جلد ہو صحت
 فانی سے دعا اب بھی فرما سکینے

نور علی

بہارِ ہر دو ستونہ گلگون کفن کا آج
 ہر شے کے بعد چوٹ کے آئے ہیں الہیت
 ہوتا ہے فائدہ شے کی ہر ہر کا آج
 زینب یہ بولی لوگ بھیجے کئے با وفا
 اوتا ہو ساتھ فائدہ بھائی بن کا آج
 کہتی ہوتی با تو دو دھپہ دوا کا آج
 کہتی ہے میرے اصغر خنجر دہن کا آج
 بیسائے نامراد کہا اور گریہی
 قند بنا جو اکبر ششہ دہن کا آج

کبریا پر رو کے کہتی تھی دو طہا کی لاش پر
 ساتھ ہی دو طہا و لجن کا آج
 افریقہ بے گمان ٹریپ کے پہ کہتی تھی ہائے ہائے
 حتن کا آج
 قائم کی مان گو قافہ ابن عباس نیک نام
 ہوتا ہے لوگو قافہ ابن عباس کا آج
 کہتی تھی رو کے پیوہ عیاس کا آج
 کبریا پر رو کے پیوہ عیاس کا آج
 ام قادیان ہے دیکر غیر شکن کا آج
 نہایت ہے اور بیانی پندارین ہیں کا آج
 کلمہ کلمہ قافہ نو نشنہ دین کا آج

نو چلم

قبر پر بولی ہیں گھر چلو بھائی حسین
 جاتی ہوں سوئے وطن گھر چلو بھائی حسین
 شہید کے سب اب قافہ سمیت درنیہ چلا
 چھٹ کے خستہ گھر چلو بھائی حسین
 ہائے مرے خستہ گھر کو پر سارا
 آئین کے جب افریادینے حسین
 آئین کے گھر چلو بھائی حسین
 رنج سے ملی ہیں محلوں کو جلد لائین
 بھائی عید ار آئین گھر چلو بھائی حسین
 بھائی بھائی عید ار آئین گھر چلو بھائی حسین
 آئے مرنوال تھا بے اٹھاروان سال
 ساتھ ہو وہ گلبدن گھر چلو بھائی حسین

اوداع اے میرے یکیں بھائی جان
 اوداع اے ابن حبیب اوداع
 بھائی ہوں عیاش بھائی ہوں وطن
 بھائی ہوں کوثر اوداع
 دبیب اے قاسم خستہ جگہ
 اوداع اے جان شیر اوداع
 اوداع اے اکبر نشہ دہن
 اوداع اے ناشاد و مضطر اوداع
 اے مرے ناشاد و مضطر اوداع
 غبر اصرار پیر پان کتنی تھی ہائے
 بھائی ہے شیر کو مادر اوداع

قاطعہ صفا کو دو گے کچھ پیام
 جاتی ہوں تاجدار دبیب اوداع
 اب تلوڑا ہے حافظ و ناصر خدا
 اب شیر دبیب اوداع
 اے مرے ہے شاہ دین
 خواگرہ کا نیا مزار اوداع
 جب کہا عایدے رو کر اوداع

خواجہ صاحب
 والہی بی بی بی بی بی
 غلہ بی بی بی بی بی
 جابجا موزن بی بی بی بی بی

ہر طرف اکٹا داسی ہے چھائی پٹی سر پہ نہر آگی جانی
 آج تھا ہے تقدیر کا ٹکڑا آئی ہے زینب وطن میں
 ہن نہ قائم نہ عیاشی اگر ہو گئے سبک سین میں یہ سر
 کٹ گیا باغ سیلابی کات کر آئی ہے زینب وطن میں
 جسے صغرا کو کیا ٹھٹھکھا دل چھپے شہر کو تو کیا میں تباہ
 زبان پر زینب کے تو حالت کر آئی ہے زینب وطن میں
 کی تربت پر زینب ہی ہے قبر زرا کی لابل میں ہے
 ہر فیض میں اس شہر بہشت کر آئی ہے زینب وطن میں
 کوئی صغرا کو جا کر سٹائے کر بلا دالے سب کو آئے
 چلے زینب کو دوشہ کا پر سٹ کر آئی ہے زینب وطن میں

وا کرہ منکے زینب کا نوحہ آں شہر میں تھا خضر پہلا
 پیٹ کر سر رک تھا کہ نکات آئی ہے زینب وطن میں
 نوحہ
 احوال ابھی بدینہ نوحہ
 عابد جو وطن میں گئے صغرا نے پکارا کیوں آئے نہ پایا
 لے بھائی کچھ احوال تو بتلا دھارا کیوں آئے نہ پایا
 حسرت تھی مٹی میں کی بات سے ملو گی چھاتی سے لگو گی
 ایسے ہی تو تھی ہو دھارا کیوں آئے نہ پایا
 اسے بھائی یا احوال ملو تو کچھ فقیر دشت سے دیکھو
 صغرا کو یہ ماجرا سارا کیوں آئے نہ پایا

قاسم بین نہ اکبر بین عیاض اور اس کے مقدر
 جو چھپتی میں ان سے کہ بتلاؤ خدا اکبر کیوں نے نہایا
 امان بین کہا ان سے میں چھپتی کو حال نہ حضور
 یکس کو بتلاؤ سبیل مسکا خدا اکبر کیوں نے نہایا
 کیوں گھر میں نہ چلے کہ بتلاؤ خدا اکبر کیوں نے نہایا
 زندہ بین کہ مار سکے بتلاؤ خدا اکبر کیوں نے نہایا
 سندھ والی بو سنساق میں ہی ہے کڑے راہی ہے
 زندہ نہیں نہ کی بین بتلاؤ خدا اکبر کیوں نے نہایا
 اسے ڈاکہ سحر اکبر کیوں نے نہایا
 جب دور و کے وہ کشتی تھی بتلاؤ خدا اکبر کیوں نے نہایا

۱۰
 زینب نے کہا فاطمہ صغرا سے یہ کوئی فاطمہ صغرا
 سب مر گئے باقی ہے فقط عابدہ مصطفا سے فاطمہ صغرا
 اگر بھیجے گئے غلہ کو تو بھی سلاطین سے قاسم گئے مائے
 اور عون و نجیبی سدھاکے سوائے کوئی مارا سق سے نہ آرا
 مسلم کے بھی تازہ و نو پید نیون نے مارا سق سے نہ آرا
 عباس گئے غلہ کو تو بھی سلاطین سے قاسم گئے مائے
 تہانی کو بھیجے گا دھیان آتا ہے جبکہ قاسم گئے مائے
 قریب اب اسے کوئی نہ بچا مونس یا پور اسے فاطمہ صغرا
 کیا کو پید نیون نے قیدی تھا بنایا کچھ رحم نہ کھایا
 تا شام اسے گئے زنجیر بچھا کر اسے فاطمہ صغرا

سید آیت کو لوٹ لیا گھر بھی چلایا افسوس کی ہے جا
 چھینے لگے کانون سے سکینے کی بجائے فاطمہ صغریٰ
 گھر ٹپک گیا زلزلہ لیا اور شہ کا کاسرا قصہ خوش
 بر باد ہوا فاطمہ زہرا کا بھر گھر اسے فاطمہ صغریٰ
 ہم سب کو ستاروں نے رشتی بنتی بکری کیہ قصہ چاد
 کو ذہین پھر لیا سب بازار کھلے سر اسے فاطمہ صغریٰ
 صحت علی اختر کو ہوا اور دور وطن کو کہہ آ کر اور و
 خان سے دعا کیجیے از برہنہ پیر اسے فاطمہ صغریٰ

نوحی ۹۲
 دفع طاعون

جہاد قت مدد حضرت عباسؑ لا اور از بر سکینہ
 طاعون سے ہم سب کو بچا لیجے اگر از بر سکینہ
 پیڑ پیڑ کی کہ ہونے طاعون کا خاتمہ خیر سکینہ
 ان سب کو بچا لیجے خیر سکینہ
 کہنے بن بھان و عین کیسے زیادہ مولا کر و اعداد
 ان سب کو اس آفت سے بچا لیجے حقرا از بر سکینہ
 اسطہ پیڑ و زہرا و علی کا پیڑ کا صدقہ
 ہوا جہاد و سب حضرت پیڑ از بر سکینہ
 عباس علیہ السلام کی پیڑ شہام کو گون کے بچا
 بیماری ملک کو ہٹا دیجیے اگر از بر سکینہ

<p>میں ہر طرح کے طاعون کے قاتل و نشان میں سخت ایشان آفت سے بچا ہے ہے اکبر و اصغر از ہر سکنہ</p>	<p>جہ عرض کی و اگر کہ کی آپ سے اسم شہزادہ عالم ہو نو وہ یہ قبول ہے رفیق اکبر از ہر سکنہ</p>
<p>قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر زبدۃ الشعرا سخن سنج سخن گو جناب سید بندہ رضا صاحب المتخلص بآرزو بلگرامی سلیمان السامی</p>	
<p>آرزو وہ چھپی نفیس بیاض سر عاصد کو کاٹ کر لکھو</p>	<p>جس کا مشتاق ایک عالم ہے بے بہا یہ بیاض ماتم ہے</p>
<hr/>	

قطعہ تاریخ طبع از عالیجناب علی القالی ابید بہادر حسین خاٹھاب
نیشاپوری المتخلص بحکم مدظلہ

جب یہ بیاض نکلی مطبع سے طبع ہو کر | بولین جنان کی عورین سب فق نہا ہیں

ہاتف پکار آیا سب مجلسوں میں انجم | نوے یہ ذکرہ کے مقبول اولیا ہیں

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاعر سخن سنخ و مخور سید کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی مدظلہ

چھپے کیا خوب درد انگیز نوے | کہ جنکو سنے دل اندوہ گین ہے
بیاض نور کیسے ہر ورق کو | یہ صفحے حور کی گویا جبین ہے
تمام اشعار ہیں طغرائے بخشش | کشادہ باب فردوس برین ہے
جزا دینا حسد یا ذکرہ گو | جو شیدائے امیر المؤمنین ہے

یہ سال طبع اسے محشر کھو تم | کلام ذکرہ مقصود دین ہے

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاعر ذی فنون منشی نادر حسین صاحب جنون لکھنوی مدظلہ

ہوئی شائے بیاض ذکرہ جب بے جنون چھپے | نامہ میں ہوا نون کا اسکے ہر طرف چرچا
عجب حسن فصاحت و عجب لطف سزا ست ہو | سنا جسے ہوا بے دیکھے اسکا واروشیدا
نہیں اس باب میں تیری خوشی ملتا بھی | تجھے بھی چاہیے کچھ نہ کچھ اسوقت تو کہنا

اگر تاریخ کہنا بے سر اندیشہ ہے بجلو | بیاض لا جواب ماتم ہلے دل کیون نہیں کہنا

ستندون تری کشته بند لیا

تیر است و این را هر که در دین را

ستندون چنان که در دین است

تیر است و این را هر که در دین را

ستندون تری کشته بند لیا

تیر است و این را هر که در دین را

ستندون تری کشته بند لیا

تیر است و این را هر که در دین را

ستندون تری کشته بند لیا

تیر است و این را هر که در دین را

ستندون تری کشته بند لیا

تیر است و این را هر که در دین را

ستندون تری کشته بند لیا

تیر است و این را هر که در دین را

باز من هر که در دین را

تیر است و این را هر که در دین را